سوال

(77) عورت اور اس کے باپ کی بیوی سے شادی

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبركاته

کیا میرے لیے بیوی اور اس کے والد کی بیوی (یعنی (میری بیوی کے والد کی دوسری بیوی) کو ایک ہی نکاح میں جمع کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

مرد کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی بیوی اور سسر کی بیوی جبکہ وہ بیوی کی ماں (یعنی ساس) نہ ہو شادی کر لے اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ اس عورت (سسر کی بیوی) سے شادی کر لے اگرچہ اس کے خاوند کی بیٹی بھی اس کے پاس ہے اس لیے کہ ان دونوں بیویوں کے درمیان کوئی تعلق ہی نہیں یعنی اس کی پہلی بیوی اور اس کے والد کی بیوی کے درمیان۔ بلکہ جو حرام ہے وہ یہ ہے کہ دو بہنوں کو ایک ہی نکاح میں جمع کر لیا جائے۔ یا پھر بیوی اور اس کی خالہ یا پھوپھی کو جمع کرنا حرام ہے اس کے علاوہ باقی سب حلال ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نکاح میں حرام عورتوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

"اور ان عورتوں کے علاوہ اور عورتیں تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں کہ اپنے مال کے مہر سے تم ان سے نکاح کرنا چاہو۔[1]

اور ماں اور بیٹی کے مسئلے میں تفصیل ہے۔ اگر تو بیٹی بیوی ہو تو اس کی ماں (یعنی ساس) صرف عقد نکاح کے ساتھ ہی ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائے گی اور بیوی ماں ہے تو پھر اس میں تفصیل ہے کہ اگر تو خاوند نے اس سے دخول (یعنی جماع) کر لیا ہے تو اس صورت میں اس کی بیٹی اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائے گی اور اگر اس سے دخول نہیں کیا تو پھر (بیٹی) اس پر اس وقت تک حرام ہے جب تک اس کی ماں کو نہیں چھوڑتا۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

"اور (حرام ہے) تمہاری ساس تمہاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہیں کیا تو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں۔"[2](شیخ محمد المنجد)

---

[1]۔النساء :24۔

[2]۔النساء23۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 135

محدث فتویٰ